من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار (الحديث)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ایک

جھوٹا وصیّت نامہ

جو ایک عرصہ سے عوام الناس میں تقسیم ہو رہا ہے

خصوصی تحریر

حکیم الامّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا مفتی شمس الحق اظہر

ناشر

مکتبۃ الحکمۃ

سلطان آباد۔ کراچی

نام رسالہ:.................. رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب جھوٹا وصیت نامہ

خصوصی تحریر:.................. حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتب:.................. مولانا مفتی شمس الحق اظہر

طبع:.................. دوم

تعداد:.................. ۱۰۰۰

سن طباعت:.................. ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۰۰۹ء

مطبع:.................. نیو گزاز پریس، کراچی

مفت تقسیم کرنے والے حضرات رابطہ کریں
انہیں رسالہ اصل لاگت پر فراہم کیا جائیگا۔

ناشر

مکتبة الحکمة

اقرأ مدرسة الحکمة ٹرسٹ نزد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

فون: 0300-2426745

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	دیباچہ طبع دوم	4
۲	پیش لفظ	5
۳	خادم حرم نبوی کی جانب منسوب تحریر	8
۴	زیر نظر تحریر لکھنے کا سبب	10
۵	شیخ احمد کون ہیں؟	11
۶	رسول اللہ ﷺ کا خواب میں دیدار	12
۷	نامعلوم شخص کی روایت قابل اعتبار نہیں	12
۸	نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے	13
۹	دین اسلام کامل و مکمل دین ہے	15
۱۰	علم غیب خاصہ خداوندی ہے	17
۱۱	منگھڑت فضائل	19
۱۲	جھوٹی وعیدیں	20
۱۳	جھوٹ کی تصدیق کی دعوت	22
۱۴	تحریر حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ	26
۱۵	ایک غلط خواب	26
۱۶	آخری گذارش	29

دیباچہ طبع دوم

حامداً و مصلیاً امابعد: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ جو بات سنے بغیر تحقیق آگے بڑھا دے۔" (الحدیث)

آئے دن کے افواہوں اور پروپیگنڈوں کے پھیلنے کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ بات کو بغیر تحقیق آگے منتقل کر دیا جاتا ہے۔ خصوصاً دین کے معاملے میں کسی غیر مستند بات کو بغیر تحقیق کئے دین سمجھ کر آگے پھیلا دینا انتہائی خطرناک بات ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ کے اس دور میں اس سلسلے میں مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔

ایک منگھڑت خواب جو مساجد کے باہر کار ثواب سمجھ کر تقسیم کیا جاتا ہے بلکہ آج کل تو موبائل فون سے بھی اس قسم کے پیغامات ایک دوسرے کو بھیجے جا رہے ہیں۔

گو کہ یہ بات واضح ہے کہ یہ خواب جھوٹا ہے مگر بہت سے سادہ لوح مسلمانوں کی تسلی کیلئے زیر نظر رسالہ میں دلائل کے ساتھ اس کو واضح کیا گیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رسالہ کو لوگوں کی بھلائی کے لئے شائع کر کے زیادہ سے زیادہ تقسیم کیا جائے تا کہ عوام الناس اس خواب کی حقیقت سے باخبر ہوں۔

یہ رسالہ بندہ نے اپنے زمانہ طالبعلمی میں مرتب کر کے شائع کیا تھا بعد میں دوسرے حضرات نے بھی اسے شائع کر کے تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اب اسے نظر ثانی کے بعد جدید پیرائے میں دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے قبول و منظور فرمائے اور مسلمانوں کیلئے اسے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ اَمَّا بَعْدُ: فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً﴾ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی نوع انسان کی کامیابی کے لئے دین اسلام مرحمت فرمایا اور اسے کامل ومکمل کردیا ہے اس کے بعد دین میں کسی بھی قسم کی کمی یا زیادتی کی گنجائش نہیں ہے۔

مگر آج کل ہم جس پرفتن دور سے گذر رہے ہیں، ہر طرف عریانی وفحاشی کا بازار گرم ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اسلام کا نام ہی باقی رہ گیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق امتِ مسلمہ فرقوں میں بٹ رہی ہے، شرک وبدعت کو دین کا حصّہ بنانے میں فرق باطلہ اپنا زور صرف کررہے ہیں، ہر کس وناکس خود کو مجتہد

سمجھنے لگا ہے اور اپنی رائے کو دین میں داخل کرنے کی مذموم کوشش کر رہا ہے اور مختلف خرافات کو دین کا حصّہ ثابت کرنے پر تُلا ہوا ہے۔

منجملہ ان خرافات کے ایک غلط خواب بھی ہے جو وقتاً فوقتاً عوام الناس میں مختلف عنوانات سے تقسیم ہوتا رہتا ہے جس میں شیخ احمد کی طرف منسوب ایک خواب مذکور ہوتا ہے اور لوگوں کی برائیوں اور قیامت کی نشانیوں کے علاوہ یہ ہوتا ہے کہ اس خواب کو زیادہ سے زیادہ تقسیم کیا جائے تو بڑا ثواب ملے گا اور تقسیم نہ کرنے کی صورت میں نقصان ہوگا۔

ایک عام مسلمان اگر اپنی خداداد عقلِ سلیم سے غور کرے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ خواب سفید جھوٹ ہے۔ یہ وصیت نامہ مختلف الفاظ کے ساتھ شائع ہوتا رہتا ہے۔ آپ نے بھی اس سے قبل اس وصیت نامہ کو کہیں نہ کہیں ضرور دیکھا ہوگا۔ بندہ بذات خود جب اس واضح جھوٹ کو مسجدوں میں تقسیم ہوتا دیکھتا ہے تو سخت دکھ ہوتا ہے کہ اس پر لوگ کیسے یقین کر بیٹھتے ہیں۔

یہ رسالہ دراصل اس خواب کی حقیقت واضح کرنے کے لئے لکھے گئے شیخ عبدالعزیز بن بازؒ کے ایک مضمون کا ترجمہ تھا مگر ترتیب نو کی وجہ سے ایک مستقل مضمون بن گیا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس مضمون کے آخر میں اس خواب کے متعلق حکیم الامّت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ صاحب کی تحریر بھی شامل کی گئی ہے ان شاء اللہ ان حضرات کی تحریروں سے آپ کو اس خواب کی حقیقت اچھی طرح معلوم ہو جائیگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کاوش کو اپنے دربار میں مقبول و منظور فرمائے۔اور عوام الناس کے لئے اسے مفید بنائے اور ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شمس الحق اظہر

۲۶ ربیع الاوّل ۱۴۱۸ھ

بمطابق یکم اگست ۱۹۹۷ء بروز جمعۃ المبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خادم حرم نبوی کی جانب منسوب تحریر

مجھے خادم حرم نبوی شریف کی جانب منسوب ایک تحریر کے بارے میں معلوم ہوا ہے جس کا عنوان یہ ہے۔"یہ وصیت شیخ احمد خادم حرم نبوی شریف مدینہ منورہ کی طرف سے ہے"۔اس وصیت میں اس نے یہ کہا ہے کہ "میں جمعہ کی رات کو جاگ کر قرآن پڑھ رہا تھا پھر تلاوت کے بعد اللہ کے اسماء حسنٰی پڑھ رہا تھا۔ جب میں فارغ ہوا اور سونے کی تیاری کرنے لگا تو میں نے ایک حسین چہرے والے شخص کو دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔اور آیاتِ قرآنی اور احکام لیکر آئے تھے۔ انہوں نے فرمایا "اے شیخ احمد" میں نے کہا "لبیک اے اللہ کے رسول! اور اے اللہ کے مخلوق میں سب سے زیادہ کریم!" تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ میں لوگوں کی بداعمالیوں پر شرمندہ ہوں اور مجھ میں تاب نہیں کہ اپنے رب یا فرشتوں سے ملاقات کرسکوں کیونکہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی بغیر دین اسلام کے مرے۔" پھر انہوں نے بعض ان گناہوں کا ذکر کیا جن میں لوگ مبتلا ہیں۔ پھر یہ کہا کہ "یہ وصیت اُن پر عزیز و جبار ذات کی طرف سے

رحمت ہے۔'' پھر قیامت کی بعض نشانیاں ذکر کر کے یہ فرمایا کہ اے شیخ احمد! لوگوں کو یہ وصیت نامہ بتاؤ کیونکہ یہ قدرت کے قلم کے ساتھ لوحِ محفوظ سے منقول ہے۔ جو شخص اسے لکھے گا اور ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنے گا اور جو اسے نہیں لکھے گا اس پر قیامت کے دن میری شفاعت حرام ہوگی۔ اگر کوئی فقیر اسے لکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے تونگر کر دے گا۔ اگر مقروض ہو تو اللہ اس کے قرضہ کو ادا کر دے گا۔ اگر وہ گنہگار ہو تو اللہ اس کو اور اس کے والدین کو بھی اس وصیت کی برکت سے بخش دے گا اور جو اللہ کا بندہ اسے نہیں لکھے گا اس کا چہرہ دنیا اور آخرت میں سیاہ ہوگا۔ پھر (شیخ احمد نے) تین دفعہ اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ یہ حقیقت ہے اور اگر میں جھوٹا ہوں تو اس دنیا سے بے دین جاؤں۔ جو اس وصیت کی تصدیق کرے گا۔ وہ دوزخ کے عذاب سے نجات پائے گا اور جو اسے جھٹلائے گا وہ کافر ہو جائے گا''۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب جھوٹے وصیت نامے کا خلاصہ ہے۔ ہم نے اس کو جھوٹے وصیت نامہ کو چند سالوں میں کئی بار دیکھا۔ یہ وقتاً فوقتاً عوام الناس میں مختلف الفاظ کے ساتھ تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ یہ جھوٹا کہتا ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور یہ

وصیت نامہ انہوں نے مجھے دیا اور میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں نہیں بلکہ سونے کی تیاری کرتے وقت دیکھا تو اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اس نے نبی علیہ السلام کو جاگتے ہوئے دیکھا؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟

اس جھوٹے نے اس وصیت میں بہت سی ایسی باتیں کیں ہیں جو سفید جھوٹ اور بالکل غلط ہیں۔ ہم ان شاء اللہ اس تحریر میں ان باتوں کا ذکر کریں گے۔

زیرِ نظر تحریر لکھنے کا سبب

اس مرتبہ جب یہ وصیت نامہ تقسیم ہوا تو اس کے بارے میں مجھے کچھ لکھنے کا خیال ہوا۔ کیونکہ اس دھوکہ باز نے جھوٹ بولنے کی بہت بڑی جسارت کی تھی اور میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کا جھوٹ ہونا معمولی بصیرت اور فطرتِ سلیمہ رکھنے والے شخص پر مخفی رہ سکتا ہے؟ لیکن مجھے بہت سے بھائیوں نے بتایا کہ یہ وصیت نامہ عوام میں بہت پھیل چکا ہے اور کچھ لوگ اس کی تصدیق کرنے لگے ہیں۔ اس لئے میں نے اس کے بارے میں کچھ لکھنا ضروری سمجھا تا کہ اس کا غلط ہونا واضح ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اس میں نبی علیہ السلام پر بہتان باندھا گیا ہے تا کہ اس سے

کوئی دھوکہ نہ کھائے۔ لیکن اگر اس پر بھی صاحبِ علم وایمان اور فطرتِ سلیمہ وعقل صحیح کا مالک غور کرے تو وہ جان لے گا کہ یہ وصیت بہت سی وجوہ کی بناہ پر جھوٹ اور بہتان ہے۔

شیخ احمد کون ہیں؟

شیخ احمد جن کی طرف یہ بہتان منسوب ہے' ان کے کچھ رشتہ داروں سے میں نے اس وصیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ یہ شیخ احمد پر جھوٹ باندھا گیا ہے اور انہوں نے کبھی بھی اس طرح نہیں کہا اور یہ کہ شیخ احمد ایک عرصہ قبل فوت ہو چکے ہیں۔

اگر ہم فرض بھی کر لیں کہ شیخ احمد یا ان کے علاوہ کسی شخص نے یہ کہا بھی ہے کہ میں نے خواب یا بیداری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور انہوں نے مجھے یہ وصیت کی ہے۔ تو وہ شخص جھوٹا ہے اور جس نے اس کو یہ بات کہی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ زندگی میں خلافِ حق بات کہہ سکتے تھے اور نہ ہی وفات کے بعد خلافِ حق بات کہہ سکتے ہیں جبکہ یہ وصیت واضح طور پر ان کی شریعت کے خلاف ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جو آگے آئیں گی۔

رسول اللہ ﷺ کا خواب میں دیدار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی نیند میں دکھائی دیتے ہیں مگر جو انہیں اپنی ہی صورتِ مبارکہ میں دیکھے تو اُس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا کیونکہ شیطان ان کی صورت میں نہیں آ سکتا۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں اس طرح آیا ہے۔ لیکن ساری بات خواب دیکھنے والے کے ایمان کی ہے اور اس کی سچائی، عدالت، ضبط، دیانت اور امانت کی ہے اور یہ کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن ہی کی صورتِ مبارکہ میں دیکھا ہے یا کسی اور صورت میں دیکھا ہے۔

نامعلوم شخص کی روایت قابل اعتبار نہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت کے قابلِ عمل ہونے کی کئی شرائط ہیں جن میں سے ایک شرط راوی کا ثقہ ہونا بھی ہے۔ جبکہ اس وصیت نامے کا سرے سے راوی ہی معلوم نہیں۔ تو اس کے ثقہ اور غیر ثقہ ہونے کا فیصلہ کس طرح کیا جائے؟ تو جس وصیت کا یہ حال ہو وہ اس لائق ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے اور اس کی جانب توجہ نہ کی جائے۔

اس وصیت میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جو اس کے غلط ہونے

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہونے کی دلیل ہیں اور یہ وصیت ایسے دین پر مشتمل ہے جس کے ایجاد کرنے کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔ اس لئے اگر بالفرض اس وصیت میں کوئی خلافِ شرع بات نہ ہوتب بھی یہ قابلِ عمل نہیں ہے۔

نبی ﷺ پر جھوٹ باندھنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

من قال علی مالم اقل فلیتبوا مقعدہ من النار۔

جو مجھ سے ایسی بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (الحدیث)

اس جھوٹی وصیت کو نقل کرنے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وہ باتیں منسوب کی ہیں جو انہوں نے نہیں فرمائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر واضح، صریح اور خطرناک جھوٹ باندھا ہے۔ تو یہ شخص اس وعید کا مستحق ہے جب تک توبہ نہ کرے اور لوگوں میں یہ اعلان نہ کرے کہ میں نے اس وصیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہے۔ کیونکہ جس نے لوگوں میں غلط بات پھیلا کر اس کی نسبت دین کی طرف کی تو اس کی توبہ اس کے اعلان واظہار سے ہی صحیح ہو سکتی ہے تا کہ لوگوں پر اُس کے

جھوٹ کا پول کھل جائے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الْھُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۵۹۔۱۶۰)

جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے اتارے صاف حکم اور ہدایت کی باتیں بعد اس کے کہ ہم ان کو کھول چکے لوگوں کے واسطے کتاب میں، ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے، مگر جنہوں نے توبہ کی اور درست کیا اپنے کام کو اور بیان کر دیا حق بات کو تو ان کو معاف کرتا ہوں اور میں ہوں بڑا معاف کرنے والا نہایت مہربان۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں واضح فرمایا ہے کہ جس نے حق کی کوئی بات چھپائی۔ اس کی توبہ عمل کی اصلاح اور غلطی کے اظہار کے بعد ہی صحیح ہو سکتی ہے۔

دین اسلام کامل و مکمل دین ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر اوران پر کامل شریعت کو نازل کر کے بندوں پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تب تک وفات نہیں دی جب تک دین کو مکمل کر کے ظاہر اور واضح نہ کر دیا۔

جیسے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳)

آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا۔ (بیان القرآن)

اور اس جھوٹی وصیت کا راوی چودھویں صدی میں آ کر لوگوں پر دین کو مشتبہ کر کے ان کے لئے ایک ایسی نئی شریعت ایجاد کرنا چاہتا ہے کہ جو اس شریعت کو قبول کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو قبول نہیں کرے گا وہ جنت سے محروم ہو کر جہنم میں داخل ہوگا۔

اور یہ سمجھتا ہے کہ یہ منگھڑت وصیت نامہ قرآن مجید سے بھی عظیم فضیلت والا ہے کیونکہ اس نے اس منگھڑت وصیت نامہ میں اتنا جھوٹ کہا

ہے کہ جو اسے لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے گا اس کے لئے جنت میں محل بنے گا اور جو اسے لکھ کر نہیں بھیجے گا اس پر قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت حرام کردی جائے گی۔ حالانکہ یہ سفید جھوٹ ہے جو وصیت گھڑنے والے کی بے شرمی اور ڈھٹائی کی کھلی دلیل ہے۔ اس لئے کہ جو شخص قرآن کریم کو لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے۔ یہ فضیلت اُس کو قرآن پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی تو اس جھوٹ کے لکھنے والے اور ایک شہر سے دوسری شہر بھیجنے والے کو کیسے حاصل ہوگی؟

اسی طرح جو شخص قرآن کریم لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر نہ بھیجے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہیں ہوگا (بشرطیکہ وہ قرآن پر ایمان رکھتا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا پیروکار ہو) تو یہ وصیت نہ لکھنے اور دوسری جگہ نہ بھیجنے سے کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہوگا؟

اس وصیت میں یہی ایک بہتان اس کے غلط ہونے کے لئے کافی ہے اور یہی اس کے پھیلانے والے کے جھوٹے' ناسمجھ ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی معرفت سے دوری کے

لئے بھی کافی ہے۔

اس وصیت میں اس کے علاوہ اور بھی ایسی باتیں ہیں جو اس وصیت کے غلط اور جھوٹ ہونے پر دلالت کرتی ہے خواہ اس کا گھڑنے والا اس کے صحیح ہونے پر ہزارہا قسمیں کیوں نہ کھائے اور اپنے لئے بڑے سے بڑے عذاب اور سخت عذاب کی بددعا کر کے کیوں نہ کہے کہ میں سچا ہوں' وہ سچا نہیں ہے اور یہ وصیت بھی صحیح نہیں ہے بلکہ اللہ کی قسم یہ بڑا جھوٹ اور بہت بڑی غلطی ہے۔ ہم اللہ کو اور جو بھی مسلمان اس رسالے پر مطلع ہو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ وصیت جھوٹی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے اور ہم موت تک اس گواہی پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس جھوٹ باندھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کو وہ سزا دیکر ذلیل کرے جس کا وہ مستحق ہو۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی باتیں اس وصیت کے جھوٹے ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ مثلاً

علم غیب خاصۂ خداوندی ہے

یہ کہنا کہ ''ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار

آدمی بغیر دین اسلام کے مرے"۔ کیونکہ یہ علم غیب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی زندگی میں علم غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد کیسے جانیں گے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ۔ (سورۃ انعام آیت نمبر ۵۰)

آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ میں تمام غیبوں کو جانتا ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (سورۃ نمل آیت نمبر ۶۵)

آپ کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں۔ (ان میں سے) کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے۔

اور صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یـذاد رجـال عـن حوضی یوم القیامة فاقول یا
رب! اصـحـابـی اصـحـابـی فیـقال لی انك لا
تـدری ما احدثوا بعدك۔ فاقول كما قال العبد
الصالح ﴿وَكُنتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيدٗا مَّا دُمۡتُ فِيهِمۡ
فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِي كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيۡهِمۡۚ وَأَنتَ
عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ شَهِيدٌ﴾ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۱۷)

میرے حوض (حوض کوثر) سے قیامت کے دن بعض لوگوں کو دور کیا جائے گا تو میں کہوں گا۔ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو مجھ سے کہا جائے گا تو نہیں جانتا انہوں نے تیرے بعد کیا کیا چیزیں ایجاد کرلی تھیں۔ میں اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی طرح کہوں گا۔ ''اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھالیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں۔ (الحدیث)

منگھڑت فضائل

یہ کہنا کہ ''اس وصیت کو اگر فقیر لکھے گا تو اللہ اسے مالدار کردیں

گے یا مقروض ہوگا تو اللہ اس کے قرضہ کو ادا فرمائیں گے یا اگر وہ گنہگار ہو تو اس وصیت کی برکت سے اللہ اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرما دیں گے وغیرہ۔''

یہ بڑا جھوٹ ہے اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹے ہونے پر واضح دلیل ہے اور اللہ اور اس کے بندوں سے اس شخص کی خیانہ کرنے کی دلیل ہے کیونکہ یہ تین باتیں صرف قرآن کریم کے لکھنے پر بھی (اس پر عمل کئے بغیر) حاصل نہیں ہو سکتیں۔ تو اس غلط وصیت کے لکھنے والے کو کیسے حاصل ہوں گی؟

دراصل یہ شخص لوگوں پر دین کو مشتبہ کر کے اس وصیت کی طرف راغب کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ اس من گھڑت فضیلت کے حصول کی خاطر ان اصل اسباب کو اختیار کرنے سے باز رہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تو انگری، قرض ادا کرنے اور گناہوں سے مغفرت کے ذریعہ بنایا ہے۔

جھوٹی وعیدیں

یہ کہنا کہ ''اللہ کے بندوں میں سے جو اس وصیت نامے کو نہیں لکھے گا اس کا چہرہ دنیا اور آخرت میں سیاہ ہو جائے گا۔''

یہ بھی بہت بڑا جھوٹ ہے اور اس وصیت کے غلط ہونے اور اس کے گھڑنے والے کے جھوٹے ہونے پر ایک واضح دلیل ہے۔ کسی عقل مند کے نزدیک یہ بات کب جائز ہوسکتی ہے کہ جو شخص ایک ایسی وصیت کو نہ لکھے جسے کہ چودھویں صدی کا ایک مجہول آدمی لایا ہے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھا گیا ہے اور اس کا یہ خیال ہے کہ اسے نہ لکھنے سے آدمی کا چہرہ دنیا اور آخرت میں سیاہ ہوجائے گا'' اور جو اسے لکھے وہ غربت کے بعد مالدار بنے گا؟ اور بہت زیادہ مقروض ہونے کے بعد قرضوں سے چھوٹ جائے گا؟ اور اس کے کئے ہوئے گناہ معاف ہوجائیں گے؟

سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

(معاذ اللہ یہ تو بڑا بہتان ہے)

حالانکہ دلائل اور حالات اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ پر بڑی جرأت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں سے بے شرمی کی ہے کیونکہ ایسے بہت سے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اس وصیت نامہ کو نہیں لکھا اور ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے اور بے شمار ایسے لوگ بھی ہیں (جن کی صحیح تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے) جنہوں نے اس

وصیت نامہ کوئی بار لکھا مگر ان کے قرضے ادا نہیں ہوئے اور ان کی غربت ختم نہیں ہوئی۔

اور یہ فضائل اور جزاء شریعت مطہرہ میں اس شخص کے لئے بھی نہیں آئی ہے جو شریعت کی سب سے افضل اور عظیم کتاب یعنی قرآن کو لکھے' تو اس شخص کو کیسے یہ بدلہ ملے گا جو ایسی جھوٹی وصیت لکھے جس میں کئی غلط باتیں ہیں اور بہت سے کفریہ جملے بھی ہیں۔

جھوٹ کی تصدیق کی دعوت

یہ کہنا کہ "جو اس کی تصدیق کرے گا وہ دوزخ کے عذاب سے نجات پائے گا اور جو اسے جھٹلائے گا وہ کافر ہوگا"۔

یہ بھی جھوٹ بولنے کی بڑی جرأت اور بہت ہی غلط بات ہے۔ یہ جھوٹا تمام لوگوں کو اپنی جھوٹ کی تصدیق کی دعوت دے رہا ہے اور اس کا یہ خیال ہے کہ اس کے ذریعے لوگ عذاب سے نجات پائیں گے اور جو اسے جھٹلائے گا وہ کافر ہوگا۔ اللہ کی قسم اس جھوٹے نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور اللہ کی قسم اس نے ناحق یہ کہا ہے کہ جو اسے جھٹلائے گا وہ کافر ہوگا بلکہ جو اس کی تصدیق کرے اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ یہ جھوٹ اور

بہتان ہے۔جس کی کوئی بنیادنہیں ہے۔

ہم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے اور اس کا گھڑنے والا جھوٹا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے لئے وہ کچھ ایجاد کرے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا ہے اور لوگوں کے دین میں وہ کچھ داخل کرے جو دین کا حصہ نہیں حالانکہ اللہ نے اس کے اس جھوٹ سے چودہ سو سال قبل ہی اس دین کو امت کے لئے کامل اور مکمل کر دیا ہے۔

اس لئے میرے قارئین بھائیو! خبردار ہو جاؤ اور اس جیسی جھوٹی باتوں کی تصدیق سے بچو اور اس کو اپنے ہاں رواج پانے نہ دو کیونکہ حق کا ایک نور ہوتا ہے جو اس کے طلب کرنے والے سے پوشیدہ نہیں ہوتا اس لئے حق کو دلیل کے ساتھ طلب کرو اور جس مسئلے میں مشکل پیش آئے اس کے بارے میں اہل علم سے پوچھو اور جھوٹے لوگوں کی قسموں سے دھوکہ نہ کھاؤ۔کیونکہ شیطان لعین نے آپ کے والدین (آدم وحوا علیہما السلام) کو بھی قسم کھا کر کہا تھا کہ میں آپ کا خیر خواہ ہوں حالانکہ وہ بڑا ہی خائن اور جھوٹا تھا۔

سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے اس کا قصہ نقل کیا ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَقَاسَمَهُمَا اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِیْنَ۔

اوران دونوں کے روبرو قسم کھائی کہ یقین جانئے میں آپ دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ (اعراف آیت نمبر ۲۱)

اس لئے شیطان اوراس کے جھوٹے دلالوں سے بچیں۔ کیونکہ شیطان اوراس کے چیلوں کے پاس دین سے بے راہ کرنے کے لئے جھوٹی قسموں، غلط دعوؤں اور چکنی چپڑی باتوں کی بہتات ہوا کرتی ہے۔

اللہ مجھے اور آپ کواور تمام مسلمانوں کوشیاطین کے شراور گمراہ کن لوگوں کے فتنوں سے محفوظ فرمائے اورٹیڑھے دل والوں کی کج دلی اور اللہ کے دشمنوں کی شیطنت سے بچائے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونک) کے ذریعے سے بجھادیں اورلوگوں پر دین کوخلط ملط کردیں جبکہ اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اوراپنے دین کا مددگار ہے اگر چہ اللہ کے دشمن شیاطین اوران کے تابع کفار وملحدین کوناگوار کیوں نہ گذرے۔

باقی اس جھوٹے نے گناہوں کے ظاہر ہونے کا جو ذکر کیا ہے گوکہ وہ صحیح ہے۔ قرآن کریم اور سنّت مطہرہ نے سختی کے ساتھ اس سے بچنے کی تاکید کی ہے اور قرآن وحدیث ہی ہماری ہدایت کے لئے کافی

وشافی ہیں۔

اسی طرح اس وصیت نامہ میں قیامت کی جو نشانیاں مذکور ہیں ان کو بھی احادیث نبویہ نے واضح کیا ہے اور قرآن کریم نے بھی بعض کی طرف اشارہ کیا ہے اب جو شخص ان نشانیوں کو جاننا چاہے تو اسے اپنی جگہ (کتاب وسنت اور اہل علم وایمان کی کتابوں) میں پالے گا۔ لوگوں کو اس جیسے جھوٹے کے بیان کرنے اور حق وباطل کو غلط ملط کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور برائی سے روکنا اور نیکی کی توفیق دینا اس بلند شان ومرتبے والے ہی کے اختیار میں ہے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے حالات کو درست فرمائے اور انہیں اپنے فضل سے حق کی اتباع اور اس پر ثابت قدمی نصیب فرمائے اور انہیں یہ توفیق دے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے تمام گناہوں سے توبہ کرلیں کیونکہ وہی توبہ کی توفیق دینے والا اور نہایت رحم والا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

والحمد لله رب العالمين وصلى الله على عبده ورسوله الصادق الامين وعلى آله واصحابه واتباعه باحسان الى يوم الدين۔

ضمیمہ

تحریر حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ

ایک غلط خواب

مسلمان بھائیوں پر واضح ہو کہ تقریباً پچاس ساٹھ سال سے ایک جھوٹے خواب کی مسلمانوں میں مختلف طریقوں سے اشاعت ہو رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دشمنانِ اسلام نے جان بوجھ کر ایک سازش کے تحت مسلمانوں کو اپنے مذہب سے بدظن اور متنفر کرنے کے لئے اس غلط خواب کو رائج کیا ہے تا کہ جب مسلمان اس خواب کے خلاف ہوتے دیکھیں تو ان کو اپنے پیغمبر کی باتوں پر ایمان ویقین نہ رہے گا۔

اس خواب کا مفہوم وخلاصہ یہ ہے۔ شیخ احمد نامی خادم مسجد نبوی (جو ایک فرضی نام ہے کیونکہ اس نام کا کوئی خادم مسجد نبوی نہیں پایا گیا) روایت کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے اور آپ نے فرمایا کہ قیامت بالکل قریب ہے اور میری امت بہت گناہ کرتی ہے۔ جس کے سبب میں خدا تعالیٰ کے آگے بہت شرمندہ

ہوتا ہوں اور اے شیخ احمد میری امت کو میرا پیغام پہنچا دو کہ فلاں تاریخ کو قیامت قائم ہو جائے گی گناہوں سے توبہ کرلیں''۔ اس پرچے کو نقل کرا کے لوگوں کو دو جو شخص اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہوگا جو نہ مانے گا اس کا منہ کالا ہوگا، جو چھپوائے گا اس کو کئی ہزار روپیہ نفع ہوگا اور جو نہ چھپوائے گا اس کو نقصان ہوگا، وغیرہ۔

برادرانِ اسلام! شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص رسول اللہ کا کلام سنے تو اس کا سنت نبوی اور احادیث صیحہ کے ساتھ موازنہ اور مقابلہ کرنا ضروری ہے، اگر اس کا خواب سنت نبوی کے خلاف ہو تو سمجھنا چاہئے کہ سننے والے کی سماعت میں فرق رہ گیا۔

اب غور فرمائیے کہ یہ وصیت نامہ ہر سال نئے سنوں کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ مثلاً ایک وصیت نامہ میں لکھا ہے کہ عورتیں ۱۹۴۰ء میں اپنے خاوندوں کی مرضی کے بغیر نکلیں گی، پھر دوسرے وصیت نامہ میں جو بنگالی زبان میں شائع ہوا تھا ۱۹۴۵ء میں عورتوں کا نکلنا ذکر کیا گیا ہے۔ پھر ایک تیسرے وصیت نامے میں ۱۳۸۰ھ لکھا ہوا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ من گھڑت افسانہ ہے۔ علاوہ ازیں احادیث صیحہ نبویہ میں قیامت کی علامتیں مذکور ہیں۔ مثلاً دجال کا نکلنا، عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان

سے نازل ہونا، حضرت مہدی کا ظہور وغیرہ یہ سب حق ہے اور صحیح ہیں۔ لیکن اس کے لئے احادیث میں کہیں بھی سن ہجری یا عیسوی کا مذکور نہیں ہے۔ لہٰذا یہ خواب اس بنا پر کہ اس میں سن کا ذکر آرہا ہے۔ غلط اور جھوٹا ہے، علمائے ہند و پاکستان، اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی سب کی متفقہ رائے ہے کہ یہ خواب جھوٹا ہے"۔

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

یہ وصیت نامہ تھوڑے تغیر کے ساتھ عرصہ سے شائع ہو رہا ہے تقریباً ساٹھ سال سے تو میں دیکھ رہا ہوں اور اس سے قبل خدا جانے کب سے شائع ہو رہا ہے یہ کسی دشمن اسلام کا کام ہے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے لکھا جاتا ہے بعض باتیں اس میں ایسی ہیں جن کا شائع کرنا حرام ہے"۔

مولانا اعزاز علیؒ فرماتے ہیں کہ:

اس وصیت نامہ کو میں بھی اپنے بچپن سے دیکھ رہا ہوں یہ مختلف اوقات میں تھوڑے تھوڑے تغیر کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے اور غالباً یہ رائے بالکل صحیح ہے کہ اس کی اشاعت اس غیر مسلم جماعت کا کام ہے جو مسلم جماعت میں رہ کر اسلامی عقائد واعمال کو برباد کرنا چاہتی ہے۔ اس

کی اشاعت سے باز رہنا ضروری ہے۔

مولانا احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس اشتہار کی اشاعت سے مسلمانوں کو روکا جائے اور اس قسم کے فرضی انسانوں کی اشاعت کو بند کیا جائے اور دشمنانِ اسلام سے ہوشیار رہا جائے''۔

مولانا محمد یونس صاحب نائب صدر آل انڈیا مؤتمر اہلحدیث حال کراچی فرماتے ہیں کہ:

یہ جعلی وصیت نامہ کسی ملحد کا ہے جب ہندوستان میں شائع ہوا تو اکابر علماء ہند مثلاً مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے مدینہ منورہ خط لکھ کر معلوم کیا تھا تو وہاں سے جواب آیا کہ شیخ احمد نامی کوئی شخص بھی روضہ رسول کا خادم نہیں ہے۔ (غلط مسئلے صفحہ:۲۹-۳۰-۳۱)

آخری گذارش

محترم قارئین! گذشتہ دلائل کی روشنی میں آپ اس حقیقت تک پہنچ چکے ہوں گے کہ یہ خواب ایک من گھڑت افسانہ ہے جسے اسلام دشمنوں نے مسلمانوں میں اس لئے پھیلایا ہے کہ مسلمان اپنے دین سے بدظن

ہو جائیں اور ان کا اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر اعتماد ختم ہو جائے۔ مگر افسوس کہ پھر بھی ایسے بہت سے باشعور اور تعلیم یافتہ حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اس خواب کی تصدیق کرتے ہیں اور اس کے چھاپنے اور تقسیم کرنے کے لئے بہت کوشش کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہ دشمنانِ اسلام کی سازش ہے اگر ہم اسے تقسیم کریں گے تو ان کی اس سازش کے پھیلانے میں ان کے برابر کے مجرم ہوں گے۔ شریعت مطہرہ میں گناہ کی اعانت اور تائید کرنے کے بارے میں بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔

نیز حدیث میں آیا ہے:

من رأی منکم منکرا فلیغیّره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه و ذالك اضعف الایمان۔

جو شخص برائی ہوتے دیکھے تو اسے چاہئے کہ اسے ہاتھ سے روکے اگر اس کی قدرت نہ ہو تو پھر زبان سے منع کردے اور اس کی بھی قدرت نہ ہو تو پھر اسے اپنے دل میں بُرا سمجھے اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔ (مسلم)

تو اس حدیث کے مطابق ہمیں چاہئے کہ دیگر مسلمان بھائیوں کو

اس خواب کی حقیقت سے آگاہ کر دیں تا کہ وہ اس شر سے محفوظ رہیں اور اسے چھاپ کر اپنا پیسہ ضائع نہ کریں بلکہ اس کے بدلے کسی مستحق کو یہ رقم دے دیں تا کہ اس بے چارے کی حاجت پوری ہو جائے تو اس صورت میں اللہ بھی راضی ہو جائے گا اور اس کے بدلے ہمیں اجر بھی ملے گا۔ لیکن اگر ہم اس جھوٹ کو پھیلائیں گے تو یاد رکھیں کہ اس جرم میں اس جھوٹے کے برابر کے شریک ہوں گے اور اجر تو کیا الٹا اللہ کے غضب کے مستحق ہوں گے اور پھر قیامت کے دن ہمیں یہ جھوٹا اللہ کے عذاب سے بچا سکتا ہے اور نہ کوئی اور۔ اس دن ایمان اور عمل صالح کے سوا کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝

اور تم ڈرو ایسے دن سے جس میں کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے نہ کوئی مطالبہ (حق واجب) ادا کرنے پائے گا اور نہ کسی کی طرف سے کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ کسی کو کوئی

سفارش (جبکہ ایمان نہ ہو) مفید ہوگی اور نہ ان لوگوں کو کوئی
بچا سکے گا۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۲۳)

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں شرک و بدعت اور دیگر جملہ خرافات سے دور رکھے اور ہمیں شیاطین کے وسوسوں سے محفوظ فرمائے۔ ہمیں دین پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ اور ہم سب مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله واصحابه اجمعین – سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلامٌ علی المرسلین والحمد للّٰه رب العالمین۔

العبد الضعیف

شمس الحق اظہر

۱۷ / ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ

مطابق ۲۲ / اگست ۱۹۹۷ء بروز جمعۃ المبارک

ہماری چند اہم مطبوعات

تعلیمی نصاب (درسی) برائے اقرأ مدارس (شعبۂ روضہ)

رمضان المبارک فضائل و مسائل

قربانی کے چند اہم مسائل

دعوت و تبلیغ کے چند اہم اصول

احکام طہارت

ناشر

مکتبۃ الحکمۃ

سلطان آباد۔ کراچی